خدا کی برکت کوئی دُنیاوی چیز نہیں کہ آج مارکیٹ میں ہے اور
کل غائب یا آج مہنگی ہے اور کل سستی ہو جائے گی۔
یہ وہ شے بھی نہیں جسکو حاصل کرنے کیلئے کسی سفارش کی ضرورت پڑے
گی بلکہ یہ تو وہ ہے جو خود چل کر آپ کے پاس آجائے گی۔ صرف اِسکی
جستجو کرنے کی ضرورت ہے۔
حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ جس قدر انمول اور بیش قیمت ہے اُسی قدر
فراوانی سے دستیاب بھی ہے اور کچھ ادا بھی نہیں کرنا پڑتا۔
ذرا سوچیئے! دُنیا میں ایسی کونسی شے ہے جو انمول و بیش قیمت ہو اور اُسکو
اپنی ملکیت بنانے کیلئے ادا بھی کچھ نہ کرنا پڑتا ہو۔
ہمیں "خدا کی برکت" کے خریدار بننے کیلئے صرف اُس کے کلام کو سمجھنے اور اُس
پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ یقیناً پھر وہ ہمیں سرفراز اور برومند کرے گا۔
بائبل مقدس میں اِستثنا 28 باب اُسکی پہلی آئیت میں لکھا ہے۔ "اور اگر تو
خداوند اپنے خدا کی بات کو جانفشانی سے مان کر اُس کے ان سب حکموں پر جو
آج کے دن میں تجھ کو دیتا ہوں احتیاط سے عمل کرے تو خداوند تیرا خدا دُنیا
کی سب قوموں سے زیادہ تجھکو سرفراز کرے گا۔"
یہی وہ سرفرازی اور برومندی ہے جو موسیٰ اور یشوع نے خدا کے احکامات
پر عمل کر کے حاصل کی اور جس کی وجہ سے اُن کے نام تاریخ میں سنہری حروف
سے لکھے گئے۔
کس طرح خدا نے موسیٰ کو بنی اسرائیل کی رہائی اور تنظیم کا
کام دے کر سرفراز کیا اور کس طرح اُس نے یشوع کو فتوحات اور آبادیات
کا کام سونپ کر فتح و کامرانی سے نوازا۔
کلام مقدس میں اِستثنا 28 باب اُسکی 17 آئیت میں درج ہے۔ "خداوند تیرے
دشمنوں کو جو تجھ پر حملہ کریں تیرے روبرو شکست دلائے گا۔ وہ تیرے
مقابلے کو تو ایک ہی راستے سے آئیں گے پر سات سات راستوں سے ہو کر
تیرے آگے سے بھاگیں گے۔"
اگر ہم بنی اسرائیل کی فتوحات کا جائزہ لیں تو اندازہ ہو گا کہ اُن پر خدا
کس طرح اپنی برکات نازل کرتا رہا حالانکہ جب بنی اسرائیل دریائے یردن
کے مشرقی کنارے پر خیمہ زن تھے تو موسیٰ چل بسا۔

عظیم تاریخی دَور کیلیئے عظیم شخصیتوں کی ضرورت ہوتی ہے - اسرائیل کو پھر دُوسرا موسیٰ
نہ ملا - لیکن نئے حالات کا سامنا کرنے کیلیئے نئے راہنما درکار ہوتے ہیں . جس خدا نے
پہلے موسیٰ کو رہائی اور تنظیم کے کام کیلیئے مُقرر کیا تھا اُسی خدا نے اب یشوع کو فتوحات اور
آبادکاریات کے کام کیلیئے منتخب کیا -
جیحون اور عوج پر فتوحات کے ذریعے دریائے یردن کی مشرقی سطح مرتفع قابو میں آگئی -
اصل مُلک کنعان دریائے یردن کی مغربی سمت پر واقع تھا وہ ایک پہاڑی مُلک تھا جس
میں جنگجو لوگ بڑے بڑے تھے جو فصیل دار شہروں میں آباد تھے - فتوحات کا جو کام بنی اسرائیل
کے سامنے تھا معمولی نہ تھا - / جب بنی اسرائیل بحیرۂ قلزم پر پہنچے تو بالکل پیچھے ایک زبردست
دشمن اُن کو تنگ کرنے کے درپے تھا . لیکن جب وہ دریائے یردن پر پہنچے تو کوئی طاقت ور دشمن بالکل
سامنے اُن کی تاک میں تھے - یہاں بھی ایک ایسا معجزہ رُونما ہوا جیسا بحیرۂ قلزم کے مقام پر ہوا تھا
اِس سے اُن کے دلوں میں خدا پر اور اپنے راہنما پر ایمان پیدا ہوا -
یہ فصل کاٹنے کے ایام تھے - کوہِ لبنان کی پگھلتی ہوئی برف سے دریائے یردن کے نشیبی علاقے
سیلاب زدہ تھے - نہ کشتیوں کا اور نہ ہی پلوں کا انتظام تھا - عہد کا صندوق اُٹھانے کاہنوں کے
دریائے یردن میں پاؤں رکھتے ہی دریا کا پانی دو حصوں میں تقسیم ہو گیا - اور بنی اسرائیل خشک دریا
کا راستہ پار کر گئے" - بائیبل مقدس میں یشوع 3 باب اُسکی 15 سے 17 آیت تک لکھا ہے - "اور جب
عہد کے صندوق کے اُٹھانے والے یردن پر پہنچے اور اُن کاہنوں کے پاؤں جو صندوق کو اُٹھائے ہوئے تھے
کنارے کے پانی میں ڈوب گئے (کیونکہ فصل کے تمام ایام میں یردن کا پانی چاروں طرف اپنے کناروں سے اُوپر چڑھ کر
بہا کرتا تھا) تو جو پانی اُوپر سے آتا تھا وہ خوب دُور ادم کے پاس جو ضرتان کے برابر ایک شہر ہے رُک کر
ایک ڈھیر ہو گیا اور وہ پانی جو میدان کے دریا یعنی دریائے شور کی طرف بہہ کر گیا تھا بالکل الگ ہو گیا اور
لوگ عین یریحو کے مقابل پار اُترے - اور وہ کاہن جو خداوند کے عہد کا صندوق اُٹھائے ہوئے تھے
یردن کے بیچ میں سُوکھی زمین پر کھڑے رہے اور سب اسرائیلی خشک زمین پر ہو کر گذرے یہاں تک کہ ساری
قوم صاف یردن کے پار ہو گئی ۔"
"پھر پتھروں سے دو یادگاریں تعمیر کی گئیں - ایک دریا کی تہہ میں اور دُوسری جلجال کے مقام پر جہاں انہوں نے
اُس رات ڈیرے ڈالے تھے - / بیابان میں خانہ بدوشی کے دوران ختنے کی رسم چھوڑ دی گئی تھی - جلجال
میں اِس رسم کی پھر سے تجدید ہوئی - جس سے اُن کی بے ایمانی اور اُسکی سزا دونوں کی ملامت کو ڈھلکا دیا گیا اِسی وجہ
سے اُس کا نام جلجال یعنی ڈھلکنا پکارا گیا / جس طرح مصر سے نکلتے ہوئے رات کو بنی اسرائیل نے عید فسح

منائی تھی۔ یہاں بھی ایک مرتبہ پھر یہ عید منائی گئی۔ جس طرح مصری لوگ اُس وقت مرعوب ہوئے جب موت کا فرشتہ مُلک مصر سے گزرا۔ اب اُسی طرح کنعانی لوگ ڈر کے مارے یریحوُ کی فصیل کے پیچھے دبکے بیٹھے تھے۔ جلجال ہی کے مقام پر من اُترنا بند ہو گیا۔ بنی اسرائیل یا تو اِس مقام پر یا بیت ایل کے قریب دوسرے جلجال میں اُس وقت تک خیمہ زن رہے جب تک مُلک کنعان اِس حد تک فتح نہ ہو گیا کہ اُسے قبیلوں میں تقسیم کیا جا سکے۔

یردن کو عبور کرنے سے پہلے یشوع نے دشمن کے مضبوط قلعوں کا ابتدائی معائنہ کرنے کیلئے جاسوس بھیجے۔ یریحوُ کی ایک عورت نے جسکا نام راحب تھا اور جو خدا کے لوگوں کے مستقبل پر مضبوط ایمان رکھتی تھی وہ جاسوس اپنے ہاں چھپا لئے۔ اور اُس عورت کو اُن کی طرف سے یقین دلایا گیا کہ شہر پر قبضہ کرتے وقت اُسے اور اُس کے پورے خاندان کو بچا لیا جائیگا۔

جیسے پہلے موسیٰ کا تقرر ہوا تھا اب ویسے ہی یشوع کا جلجال پر خیمہ زن ہوتے وقت تقرر ہوا۔ لیکن اِس موقعے پر خدا جلتی جھاڑی کے منظر کے ذریعے ظاہر نہیں ہوا بلکہ فتوحات کی نسبت جیسا کہ اُس وقت کے حالات کے مطابق مناسب تھا ننگی تلوار لئے ظاہر ہوا۔ لیکن اُن ذرائع سے جو یریحوُ کی فتح کے واسطے مقرر ہوئے اُس زمانے کے شروع ہی سے یہ بات صاف ظاہر تھی کہ فتوحات کا کام خدا کا تھا نہ کہ انسان کا۔

یریحوُ دریائے یردن کو پار کرنے کی جگہ کے قریب واقع تھا۔ یہ شہر مُلک کنعان کا دروازہ تھا۔ اِس لئے لازم تھا کہ اُسے نہ چھوڑا جائے۔ بنی اسرائیل کے پاس قلعہ شکن مشینیں نہیں تھیں جن سے وہ شہر یریحوُ کی فصیل مسمار کر سکتے۔ خدا کے حکم پر فصیل کے اردگرد مسلسل چھ دن تک عہد کا صندوق اُٹھائے بنی اسرائیل نے روزانہ ایک چکر لگایا اور ساتویں دن سات چکر لگائے اور پھر جب انہوں نے اپنے نرسنگے پھونکے اور زور سے للکارا تو فصیل گر پڑی اور یریحوُ اُن کے قابو میں آ گیا۔

خدا ہی تھا جس نے مصر کا جوا اُتار ڈالا، سمندر سے اُن کا راستہ کھولا۔ بیابان میں انہیں کھلاتا بھی رہا اور اُن کی راہنمائی بھی کرتا رہا۔ اپنی شریعت اُن پر نازل کی اور دریائے یردن دو حصوں میں تقسیم کیا۔ یہ خدا ہی تھا جس نے بدچلن کنعانی لوگوں کو بے دخل کیا اور اپنے عہد کے لوگوں کو مُلک موعود دیکر اپنا عہد پورا کیا۔ وہ دن، جس دن بنی اسرائیل نے موعودہ مُلک میں قدم رکھا اپنے ساتھ خوشی اور شادمانی کا نیا پیغام لے کر آیا۔ ہر طرف فضا میں مبارک، مبارک کی صدائیں گونج رہی تھیں اور ہر لب خدا کی تعریف و تمجید میں خوشی کے ترانے گا رہا تھا۔

S-NO 39 DUR 0.22 , 3.25 - گیت # یہ دن خوشی کا

ابھی آپ نے اس پروگرام میں سنا کہ خدائے بزرگ و برتر نے کس طرح بنی اسرائیل کو زوال سے نکال کر عروج تک پہنچایا اور کس طرح وہ اپنے بندوں کو فتح و کامرانی سے ہمکنار کرتا رہا۔ لیکن جب گناہ نے جنم لیا تو خدا کی برگزیدہ قوم شکست سے دوچار ہوئی یہی ہمارے اگلے پروگرام کا موضوع ہے کہ کس طرح عکن کے گناہ کے سبب بنی اسرائیل کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلام الٰہی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے۔

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے اور کلام الٰہی کے گہرے مطالعے کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اس پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 37 طلب کریں۔ پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اس پروگرام کے آخر میں کریں گے یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مل جائیگا۔

اب اجازت دیجئے

خدا حافظ